[illegible]

غزل

از جناب [illegible]

یونہی شوقِ سفر کرتا رہا گر رہبری میری — تو لے جائیگی مجھ کو تا بمنزل خود روی میری
بجے بجھے ہوئے ہیں اہلِ دنیا خامشی میری — وہ ہے در پردہ گم اک فغان بیکسی میری
نہ کر مونہہ سے غمِ اس واسطے پیتا ہوں نہیں ساقی — بڑھا دی ہے تری صہبا نے تشنگی میری
وہ ہیں واقف زبانِ رنگ و بو کو جو سمجھتے ہیں — مثالِ گل کیا کرتی ہے باتیں خامشی میری
تلاش و جستجو کی لذتیں اب یاد آتی ہیں — میرے حق میں زوال ثابت ہوئی منزل رسی میری
یہ ماہ و مہر مجھ سے اکتساب نور کرتے ہیں — زمیں سے تا فلک پھیلی ہوئی ہے روشنی میری
بھلائے میر دیوانِ حزایہ راز سمجھا دے — نئی اک زندگی کیوں بن گئی ہے زندگی میری
شگفتہ فصل رہتی ہے محبت کے — گل افشانی کیا کرتی ہے طرزِ نغمگی میری
مجھے کیا واسطہ منصور کی تقلید بیجا سے — سرِ دار آگئی لے کر مجھے وارفتگی میری
حجابِ بلبل و گل میں تماشائے چمن بن کر — کہیں ہے گفتگو میری کہیں ہے خامشی میری
برنگ ماہ نو بڑھتا رہا آہستہ آہستہ — کسی دن بدر کامل بن ہی جائیگی کمی میری
سنور جائے گی دنیا انقلاباتِ محبت سے — فغاں جس دن بھی اٹھ کر دل تک آگئی میری

الہٰ ہمراز کا ہونا نہیں اچھا محبت میں
کم ہوتی جا رہی ہے دل بھی دلبستگی میری

[illegible]

جو ان کے زخم خوردوں میں شامل نہیں رہا — وہ پھر کسی مقام کے قابل نہیں رہا
بزمِ نشاط و عیش کے قابل نہیں رہا — جس دل سے زندگی تھی وہی دل نہیں رہا
ان سے امیدِ قدرِ وفا کی، فضول ہے — جن کو شعور ناقص و کامل نہیں رہا
جوشِ بہار تھا کہ رہائی کی تھی نوید — مجنوں کوئی اسیرِ سلاسل نہیں رہا
جنبشِ مژہ پہ قیامت کی ناز پرس — میں کب تری نظر کا مقابل نہیں رہا
مرکز جو دل کبھی تھا کسی کی نگاہ کا — اب وہ جہانِ عشق کے قابل نہیں رہا
دل ہو گیا ہے حسرت و ارماں سے بے نیاز — اب کوئی مرحلہ بھی تو مشکل نہیں رہا
وہ ہمدم نے لوٹ لیا اس غریب کو — جسے نیازِ جادۂ منزل نہیں رہا

وابستہ دل کے ساتھ تھی اپنی خوشی نظیر
دل کیا گیا کہ زیست کا حاصل نہیں رہا